

امیر جماعت اسلامی سراج الحق اور تمام اسلامی تحریکوں کی خدمت میں چند اہم گزارشات

اقتدار میں آئے بغیر بھی بے شمار اصلاحات ممکن ہیں

کراچی میں ڈرائیور، مزدور وغیرہ کو دس بارہ ہزار روپے معاوضہ ملتا ہے کرایہ کا مکان اور بچے اس رقم میں گزارا ممکن ہی نہیں امیر لوگ کہتے ہیں یہ مارکیٹ ریٹ ہے

اسلام نے سادگی کا حکم صرف غریبوں کو نہیں امیروں کو بھی دیا ہے امیر عیش کی زندگی ترک کر دیں واپس چھوڑیں گے تو عام لوگوں کی ضروریات پوری ہو جائیں گی قرآن نے عیش کی اصطلاح صرف جنت کے لیے دو مرتبہ استعمال کی ہے مسلمان آخرت میں عیش کرے گا دنیا میں نہیں رسالت مآب کی حدیث ہے کہ ”اس دنیا میں کفار کے لیے عیش ہے اور ہمارے لیے عیش آخرت میں ہے“ علماء اور مذہبی جماعتیں اسلامی تحریکیں اپنے امیروں کی خاص تربیت کریں

علماء اور تمام مذہبی جماعتیں انہی کنزیومر مہمات چلائیں کنزیومر ازم کے پھر خراج ثقافت کی معیشت نے مذہبی امیروں کو بہت متاثر کیا ہے امیر لوگ، صنعت کار، سرمایہ دار، کاروباری مذہبی ہونے کے باوجود اپنے خدام ملازمین کارکنوں کو اتنا معاوضہ بھی نہیں دیتے جس سے وہ پیٹ بھر کر کھانا کھا سکیں یہ کون سے اخلاق ہیں اور کہاں سے آئے ہیں ان کی تربیت علماء کی ذمہ داری ہے

علماء اپنے امیر مریدوں کو ہدایت کر دیں کہ وہ سادہ زندگی بسر کریں consumerism سے بچیں اتفاق کریں اور اپنے مالی، ڈرائیور، خادم، باورچی، مزدور کو دل کھول کر معاوضہ دیں مارکیٹ ریٹ کا خیال نہ رکھیں مارکیٹ مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کی قائم کردہ ہے اسلام اخوت اور محبت کا سبق دیتا ہے اپنے عیش فضول خرچی ختم کریں اور ان کی بھرپور مدد کریں

سید خالد جامعی

جناب سراج الحق نے یوم مئی پر فرمایا کسانوں کی محنت کا پھل جاگیردار اور وڈیرے کھاتے ہیں اور مزدوروں کی خون پسینے کی کمائی پر سرمایہ دار عیش کر رہا ہے۔ سرمایہ داروں کی فیکٹریاں اور کارخانے بڑھتے رہے جبکہ مزدوروں کی خون پسینے کی کمائی پر سرمایہ دار عیش کر رہا ہے۔ مزدور کے گھر کا چولہا بھی بجھ گیا۔ جس معاشرے میں مزدور کی عزت نہ ہو وہ معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔

جب ریل چلتی تھی تو ہر طرف ریل پیل تھی اور ریلوے مزدور بھی خوشحال تھا، لیکن جب حکمرانوں نے اس قومی ادارے کو اپنی من مانیوں کا مرکز بنالیا تو نہ صرف ریل کا پہیہ رک گیا بلکہ ریلوے ملازمین کے گھروں کے چولہے بھی ٹھنڈے ہو گئے اور پھر حکمرانوں نے ان مزدوروں کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ جماعت اسلامی اقتدار میں آ کر مزدوروں کو کارخانوں اور فیکٹریوں اور کسانوں کو کھیتوں کی پیداوار میں شامل کرے گی۔ نئی مہربان مزدوروں سے بہت محبت کرتے تھے آپ نے غزوہ خندق کھودنے میں مزدوروں کی طرح کام کیا۔ سیاست دان جاگیردار، سرمایہ دار محنت کشوں کا استحصال کر رہے ہیں [فراینڈز اسٹیشنل ۴ مئی ۲۰۱۸ء]

یوم مئی پر جناب سراج الحق کے طبقاتی خیالات آپ پڑھ لیجیے اسلام نے انسان کو عبد بنایا ہے امیر غریب سب عبد ہیں مزدور کسان جاگیردار کی طبقاتی تقسیم تو سوشلزم کی تقسیم ہے کیا اس تقسیم اور ایسی اصطلاحات کو اسلامی روایت و تہذیب میں استعمال کرنا مناسب بھی ہوگا؟ اسلام طبقاتی نظام زندگی کو تسلیم نہیں کرتا وہاں سب عبد ہیں اللہ کے کنبے والے سب سے بہترین وہ ہے جو اس کے کنبے کی نگرانی و پرورش کرے۔

کیا اس فلسفے کو مان لیا جائے کہ تمام سرمایہ دار، جاگیردار، مزدور اور غرباء کے دشمن ہوتے ہیں تمام مذہبی جماعتوں، اسلامی تحریکوں میں سرمایہ دار، جاگیردار، صنعت کار شامل ہیں تو کیا یہ سب مزدوروں کے دشمن ہیں اگر ہیں تو اسلامی جماعتوں میں یہ ظالم کیا کر رہے ہیں؟ ظاہر ہے یہ مبالغہ ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے جاگیردار نواب مشتاق گورمانی جماعت اسلامی میں شامل ہو گئے تھے تو کیا وہ کسانوں کے دشمن تھے؟ ظاہر ہے ایسا بالکل نہیں بہت سے سرمایہ دار جاگیردار صنعت کار نیک لوگ ہوتے ہیں لیکن عموماً امیر لوگوں کا اخلاقی حال بہتر نہیں ہے وہ شیخ نفس کے مرض میں مبتلا ہیں وہ انفاق کو اسراف سمجھتے ہیں۔۔۔ اس کے ذمہ دار بھی ہم علما اور اسلامی جماعتیں ہیں۔ اقتدار میں آ کر معاشی اصلاحات کرنے کے بجائے کیا جماعت اسلامی اور تمام اسلامی جماعتیں اور روحانی حلقے اپنے امراء صنعت کار سرمایہ داروں کو ہدایت نہیں دے سکتے ان کی اصلاح نہیں کر سکتے؟

۱۹۹۳ء میں قاضی حسین احمد صاحب نے اسلامک فرنٹ بنایا تو اعلان کیا کہ ہر مزدور کی کم از کم تنخواہ تین ہزار روپے ہوگی اس وقت ہماری تنخواہ صرف اٹھائیس سو روپے تھی ہمارے گھر میں ایک عورت گھریلو کام کرنے آتی تھی اور ہم خوف زدہ تھے کہ اگر اس خادمہ کو تین ہزار روپے تنخواہ دی جائے گی تو ہم کیا کھائیں گے؟ بلکہ تنخواہ دینے کے لیے مجھے دوسرے کسی سے ہر مہینہ ادھار بھی لینا پڑے گا یہ ادھار کیسے ادا ہوگا؟

ہمارے فلیٹ کے پڑوس میں راجہ رحمت خان صاحب کا پٹرول پمپ تھا راجہ صاحب نہایت نیک صاحب ایمان، بے باک اور سچے آدمی تھے جماعت اسلامی سے تعلق تھا ہم دو پہران کے پٹرول پمپ پر گئے اور عرض کیا کہ راجہ صاحب آپ لوگ کیا چاہتے ہیں کیا ہم اپنی تمام تنخواہ مزدور کو دے دیں میرے گھر میں جو عورت کام کرنے آتی ہے اسے تین ہزار روپے دے دوں گا تو میں کیا کھاؤں گا گھر کا کرایہ بارہ سو روپے ہے وہ کہاں سے دوں گا؟ زور کا قہقہہ لگایا اور بہت دیر تک ہنستے رہے بے تکلفی تھی ہم نے عرض کیا راجہ صاحب پمپ پر مزدوروں کو آپ کتنی تنخواہ دیتے ہیں بتایا کہ ایک ہزار گیارہ سو روپے۔۔۔ ہم نے نہایت ادب سے عرض کیا مزدوروں، غریبوں کی تنخواہ بڑھانے کے لیے کیا جماعت اسلامی کا اقتدار میں آنا ضروری ہے۔ جب تک آپ کو اقتدار نہ ملے مزدوروں کو تنخواہ کم ہی ملے گی۔ آپ قاضی صاحب کے مشورے کے مطابق اپنے پمپ پر آج سے تمام مزدوروں کی تنخواہ تین ہزار کر دیجیے کیوں کہ قاضی صاحب تنخواہ کے لیے رقم حکومت کے خزانے سے تو نہیں دیں گے سرمایہ داروں کے منافع میں سے ہی دلوائیں گے ہاں سرمایہ داروں کا منافع بس کم ہو جائے گا راجہ صاحب ایک نہایت اچھے آدمی تھے فوراً کہا تم نے جو کچھ کہا ہے سچی بات ہے۔ کم از کم جماعت اسلامی کے تمام کارخانے دار، سرمایہ دار، امراء، صنعت کار، زمیندار تو فوری طور پر قاضی صاحب کے مشورے پر اپنے اپنے دائرے میں آج ہی سے عمل کر سکتے ہیں اس کے لیے حکومت، اقتدار، انتخابات جیتنے کی کیا ضرورت ہے تم نے بہت عمدہ بات کی ہمیں متوجہ کیا میں احسان مند ہوں تمہاری بات اوپر تک پہنچا دوں گا اور خود بھی عمل کروں گا۔ الیکشن گزر گئے اسلامک فرنٹ ہار گیا۔ جاوید غامدی صاحب بھی اسلامک فرنٹ کی شوریٰ کے رکن تھے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ جماعت اسلامی کے امراء صنعت کاروں، زمینداروں، کارخانہ داروں کے یہاں مزدور کسان کی تنخواہیں بڑھادی گئیں یا نہیں ان کو پیداوار میں

حصہ دار بنادیا گیا یا نہیں مجھے نہیں معلوم۔۔۔ لیکن تمام اسلامی جماعتوں، اسلامی تحریکوں اور صوفیاء سے عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ اپنے امیر، صاحب حیثیت، مرفع الحال متوسلین، مریدین، مقلدین کو بار بار ہدایت کریں کہ وہ اپنے مزدور، خادموں، ڈرائیوروں کی تنخواہوں میں کم از کم اتنا اضافہ ضرور کر دیں کہ وہ کم از کم اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں کراچی میں بہت سے دین دار امراء سے ہمارے ذاتی مراسم ہیں جو اپنے مالی، ڈرائیور، باورچی کو دس بارہ ہزار روپے سے زیادہ نہیں دیتے لیکن ان کے ذاتی خرچے لاکھوں روپے ہیں ہر سال یہ لاکھوں روپے بیرون ملک گھومنے پھرنے پر ضائع کرتے ہیں اور اسے سیر و فی الارض کہتے ہیں۔ کم تنخواہ دینے کی واحد دلیل یہ ہوتی ہے کہ مارکیٹ ریٹ ہے ہم نے اپنے ارد گرد امیر دوستوں کے گھروں میں دیکھا ہے کہ وہ رہائش کے لیے ایک کمرہ دے دیتے ہیں اور صرف دو ہزار چار ہزار روپے تنخواہ دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس رقم میں ایک شخص اپنے پانچ گھروالوں کا پیٹ کیسے بھر سکتا ہے دلیل یہ ہوتی ہے کہ مارکیٹ ریٹ ہے سرپرچڑھ جائیں گے۔

۲۰۱۰ء میں پنجاب میں سیلاب آیا تو لوگ روزگار کے لیے کراچی منتقل ہو گئے ایک چار کنی خاندان کی سفارش ہم نے ایک دوست سے کی کروڑ پتی تھے آٹھ کمرے کا گھر تھا اکیلے رہتے تھے انہوں نے خاندان کو کام پر رکھ لیا ایک چھوٹا سا کمرہ دیا جس میں کوئی کھڑکی نہیں تھی صرف ایک چار پائی آسکتی تھی اسی میں باورچی خانہ بھی تھا دو ہزار روپے معاوضہ مقرر ہوا۔ کام یہ تھا کہ گھر کی مکمل صفائی، مالی اور باورچی کا مکمل کام صرف دو گھنٹے گھر سے باہر جانے کی اجازت ہر وقت گھر میں رہنا ہم نے عرض کیا دو ہزار میں یہ کھانا کیسے کھائے گا آپ کھانے کی ذمہ داری لے لیں جو کھانا آپ کے لیے پکائے۔ باورچی اور اس کے گھر والے بھی یہ کھانا کھالیں یا کم از کم آپ راشن ڈلوادیں وہ آمادہ نہ ہوئے۔ ہم نے کہا چار لوگ اس کمرے میں کیسے سونیں گے فرمایا یہ میرا مسئلہ نہیں ہے میں نے نوکری دے دی ہے ان کے گھر میں ایک گیراج بنا ہوا تھا جو خالی تھا بے کار پڑا ہوا تھا کشادہ ہوا دار تھا ہم نے سفارش کی کہ یہ گیراج اسے دے دیں یہ بڑا ہے ہوا دار ہے جگہ زیادہ ہے جواب ملا یہ گھر سے باہر ہے بالکل آخری حصے میں ہے اس کی نگرانی صحیح طریقے سے نہیں ہو سکے گی یہ کمرہ گھر کے اندر ہے آپ جانتے نہیں یہ سرائیکی کام چور بد معاش ہوتے ہیں کئی لوگوں کو وہاں کرائے پر رکھ لیں گے جرائم شروع کر دیں گے ہم نے کہا اور جو جرائم آپ کر رہے ہیں وہ۔۔۔ سوال یہ ہے کہ محبت اخوت کا تقاضہ کیا ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا پانچ بچوں کا باپ بارہ ہزار میں اپنے بچوں کو کراچی شہر میں کرایہ کا گھر لے کر۔۔۔ پیٹ بھر کر کھانا بھی کھلا سکتا ہے ہم نے اپنے علاقے میں ایسے امراء بھی دیکھے ہیں جو نہایت دین دار ہیں لیکن اپنے ملازم باورچی کو صرف دو ہزار روپے تین ہزار روپے دیتے ہیں جب ان سے پوچھتا ہوں کہ اتنے کم پیسے کیوں تو جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے انہیں رہائش بھی دی ہے بجلی پانی گیس مفت باہر جائیں گے تو صرف کرایہ ہی آٹھ ہزار ہوگا لہذا اصلاً ہم ان کو گیارہ ہزار دے رہے ہیں ظاہر ہے ان مذہبی دلائل کا جواب دینے کے لیے نئے پیغام پاکستان کی ضرورت ہے وہ کب آئے گا معلوم نہیں۔

سراج الحق صاحب نے فرمایا ہے کہ جماعت اسلامی اقتدار میں آئے گی تو مزدور کو کارخانوں اور رکھیت پیداوار میں حصہ دار بھی بنائے گی۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ شریعت کا حکم کیا ہے؟ کیا یہ اجتہاد ہے تفرد ہے شرعی ذمہ داری ہے اسلامی تاریخ میں امراء، خلفاء، سلاطین،

علماء، مجتہدین نے اس بارے میں کیا احکامات دیے ہماری روایت کیا تھی۔ کیا فیاضی، سخاوت، انفاق، مودت، محبت، مواخات سب رسمیں اقدار مرچکی ہیں؟ کہ حکومت کی ضرورت پڑ گئی وہ بھی جماعت اسلامی کی حکومت کی۔ وہ کب آئے گی پتہ نہیں اس وقت تک غریب کیا کریں مساجد، مدارس، خانقاہوں اور اسلامی تحریکوں کے لوگ اپنے امیروں پر توجہ دیں ان کی تربیت کریں حکومت کے انتظار میں وقت نہ گزاریں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس قسم کے انقلابی فیصلوں کے لیے اقتدار کی کیا ضرورت ہے جماعت اسلامی اپنے تمام کارخانہ دار حامیوں اور زمینداروں کو حکم دے دے کہ وہ ان لوگوں کو پیداوار میں حصہ دار بنائیں۔ ایک نمونہ اقتدار میں آنے سے پہلے دنیا کو دکھا دیا جائے۔ اسلامی تاریخ و تہذیب، ضابطوں، قوانین، فیصلوں، احکامات پر نہیں کھڑی ہے بنیادی سوال یہ ہے کہ جب سب مسلمان بھائی ہیں مواخات ہے مخلوق اللہ کا کنبہ ہے الخلق عیال اللہ اگر سب حضرت آدم کی اولاد ہیں تو سوال یہ ہے کہ اپنے باپ کے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ ہمارے تعلق کی نوعیت اتنی ظالمانہ غیر منصفانہ کیوں ہے؟ اسلامی تاریخ و تہذیب میں کبھی یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا کہ میرے گھر کا خادم بھوکا رہے گا اس کے بچے بھوکے رہیں گے اور میں پیٹ بھر کر کھاؤں گا۔ کسی روایتی اسلامی تہذیب میں یہ جہالت ضلالت اور شقاوت نہیں تھی علماء مذہبی جماعتیں اس موضوع پر خاص توجہ دیں۔ آزادی، مساوات، ترقی اور معیار زندگی میں مسلسل و مستقل اضافے کے عقیدوں نے امراء کو اس حال تک پہنچا دیا ہے کہ علماء کو ان عقیدوں کے خلاف جہاد کرنا ہوگا ہر شخص عیش کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے لہذا اس کی آمدنی اس کے اخراجات کے لیے کافی نہیں Consumerism نے ہر شخص کو ہر وقت خریداری میں لگا دیا ہے۔ لہذا لوگوں کی بچت ختم ہو گئی ہے امیر بھی غریب ہو گئے ہیں ہر ایک کو شکوہ ہے کہ خرچہ پورا نہیں ہوتا امیر لوگ اگر اپنے معیارات زندگی کم کر لیں تعیشات زندگی ختم کر دیں تو ان کے رشتہ داروں، غرباء، مساکین کی ضروریات زندگی پوری ہو جائیں گی۔ اسلامی تہذیب و تاریخ میں یہ کام ریاست کا نہیں عاقلہ، خاندان، قبیلہ، برادری کا ہے ریاست کا کام وہ انسان تیار کرنا ہے جو ہدایت یافتہ ہو جو خوف آخرت میں گرفتار ہو۔ اسلام نے سادگی کا حکم اصلاً امیروں کو دیا ہے غریبوں کو نہیں لیکن اس میں غریبوں کے لیے بھی ہدایت ہے کہ تم کو تو خاص طور پر سادگی اختیار کرنا چاہیے تاکہ قرض سے محفوظ رہو۔ حیرت ہے کہ امراء سادگی کے بجائے تعیش کو ایک مذہبی طرز زندگی کے طور پر قبول کر چکے ہیں۔ لہذا وہ غرباء، خدام، کارکنوں کے معاوضوں کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ دنیا عیش کی نہیں مشقت کی آزمائش و امتحان کی جگہ ہے قرآن نے عیش کا لفظ صرف دو جگہ استعمال کیا ہے وہ بھی جنت کے لیے فیہا عیشۃ راضیہ

حضرت اکرمؐ نے خود ایک موقع پر فرمایا کہ ”کفار کے لیے دنیا کا عیش ہے اور ہمارے لیے آخرت کا عیش حیرت ہے کہ جس پیغمبر کا یہ قول ہے اس کے امتی دنیا میں عیش کر رہے ہیں اور ان کے خدام، کارکن، ملازمین، رشتہ دار بھوکے مر رہے ہیں۔

تمام مذہبی جماعتیں Anti Consumerism تحریک چلائیں خراج معیشت کی ثقافت Consumer Culture نے مذہبی امیروں کو بہت متاثر کیا ہے جس کی وجہ سے ان کی انفاق کی صلاحیت کم ہو گئی ہے ان کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔



